46524-کیا مرد ایک عورت کو نماز پڑھا سکتا ہے ؟

سوال

میرا تعلق فرانس سے ہے، میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، میرا سوال نماز کے متعلق ہے :
اگر مرد کے پیچھے صرف ایک عورت کے علاوہ کوئی بھی نمازی نہ ہو تو اس حالت میں کیا حکم ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ مرد اور عورت خاوند اور بیوی نہیں، کیا یہ نماز باجماعت شمار ہوگی اور جماعت کا ثواب حاصل ہوگا؟ یا کہ اس کے برعکس، اس طرح کی نماز غیر مشروع شمار ہوگی یا مطلقا حرام ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو یہ عورت اس کی محرمات میں سے ہو تو اسے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ نماز باجماعت شمار ہوگی، لیکن اگر وہ عورت اس کی محرمات میں سے نہیں بلکہ اجنبی ہے تو اسے نماز پڑھانے میں خلوت لازم آتی ہے تو اس حالت میں اسے نماز پڑھانا حرام ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"المھذب" میں کہتے ہیں : (مرد کا اجنبی عورت کو نماز پڑھانا مکروہ ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی بھی مرد کسی عورت سے خلوت نہ کرے، کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہے"

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں کہتے ہیں :

کراہت سے تحریمی کراہت مراد ہے، یہ اس وقت ہے جب وہ اس کے ساتھ خلوت کرے.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے :

جب کوئی مرد اپنی بیوی یا کسی محرم عورت کی امامت کرائے اور اس کے ساتھ خلوت کرے تو بغیر کسی کراہت کے جائز ہے، کیونکہ اس کے ساتھ نماز کے علاوہ بھی خلوت جائز ہے.

اور اگر اس نے کسی اجنبی عورت کی امامت کرائی اور اس سے خلوت کی تو یہ اس عورت اور مرد پر حرام ہے، اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو میں ان شاء اللہ بیان کرونگا.

اور اگر اس نے اجنبی عورتوں کی امامت کرائی اور ان سے خلوت کی تو جمہور علماء کرام نے اسے قطعا جائز قرار دیا ہے، رافعی نے اسے کتاب العدد میں ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے.

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو میں ان شاء اللہ بیان کرونگا؛ اور اس لیے کہ زیادہ عورتوں کے جمع ہونے سے مرد کسی ایک کے ساتھ غالبا فساد نہیں کر پاتا.

اس مسئلہ میں وارد شدہ احادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے جو عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورتوں پر داخل ہونے سے بچو، تو ایک انصاری شخص کہنے لگا : ذرا دیور کے بارہ میں تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیور تو موت ہے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے .

یہاں حمو سے خاوند کے رشتہ دار مرد مراد ہیں ، اس کے قریبی مثلا خاوند کا بھائی (دیور) اس کا چچا ، اور ان دونوں کے بیٹے ، اور خاوند کا ماموں وغیرہ ، لیکن خاوند کا باپ اور دادا تو محرم میں شامل ہوتے ہیں ، ان کے لیے خلوت جائز ہے ، اگرچہ وہ حمو میں شامل ہوتے ہیں .

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم میں سے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر اس کا محرم اس کے ساتھ ہونا چاہیے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے .

اور ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا :

" آج کے بعد کوئی مرد بھی کسی غائب خاوند والی عورت پر داخل نہ ہو مگر اس کے ساتھ ایک یا دو مرد ہوں "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے .

المغیبۃ : غین پر کسرہ ہے ، وہ عورت جس کا خاوند غائب ہو ، اور مراد یہ ہے کہ جس کا خاوند گھر سے غائب ہو چکا ہے وہ شہر میں ہی ہو "

دیکھیں : المجموع للنووی (4/173-174) .

ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : (اور یہ کہ وہ کسی ایک یا زیادہ اجنبی عورتوں کی جماعت کرائے ان کے ساتھ مرد نہ ہو)

یعنی : ایک یا زیادہ اجنبی عورتوں کی جماعت کرانا مکروہ ہے ، اجنبی عورت وہ ہے جو اس کی محرم نہ ہو .

اور مؤلف کی کلام ذرا تفصیل کی محتاج ہے :

اگر اجنبی عورت اکیلی ہو : تو صرف کراہت پر ہی اقتصار کرنے میں نظر ظاہر ہے ؛ جب خلوت لازم آتی ہو ، اور اس لیے " الروض " میں استدلال کیا ہے کہ : " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کرنے سے منع کیا ہے "

لیکن ہم کہتے ہیں کہ : اگر وہ اس سے خلوت کرتا ہے تو یہ اس پر اس کی امامت کرانا حرام ہے ؛ کیونکہ جو حرام کام کی طرف لے جائے وہ بھی حرام ہے .

رہا یہ قول کہ : (ایک سے زیادہ) یعنی وہ دو عورتوں کی امامت کرائے تو اس میں بھی کراہت کے اعتبار سے نظر ہے ؛ یہ اس لیے کہ اگر عورت کے ساتھ دوسری عورت ہو تو خلوت کی نفی ہوتی ہے ، چنانچہ اگر انسان امن والا ہو تو ان کی امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں ، اور بعض اوقات بعض ان مساجد میں ایسا ہو جاتا ہے جہاں جماعت کم ہو ، اور خاص کر رمضان المبارک

میں قیام الیل کے وقت، انسان مسجد آتا ہے تو وہاں کوئی مرد نہیں ہوتا لیکن مسجد کے پچھلے حصہ میں دو یا تین یا چار عورتیں ہوتی ہیں، تو مؤلف کی کلام کے مطابق وہ ان دو، یا تین یا چار عورتوں کے ساتھ نماز شروع کر سکتا ہے.

اور صحیح یہ ہے کہ یہ مکروہ نہیں، اور اگر اس نے دو یا دو سے زیادہ عورتوں کی جماعت کروائی تو خلوت زائل ہو جاتی ہے اور یہ مکروہ نہیں رہتی، لیکن اگر فتنہ کا خدشہ ہو، اور اگر فتنہ کا خدشہ ہو تو پھر حرام ہے؛ کیونکہ جو حرام کام کا ذریعہ ہو وہ بھی حرام ہے.

اور مؤلف کے قول: (ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو) سے معلوم ہوا کہ اگر ان کے ساتھ کوئی مرد ہو تو اس میں کراہت نہیں، اور یہ ظاہر ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (4/250-252).

واللہ اعلم.